ڈبلیو سیریز--1998--۱۶واں درس

موضوع--یومِ بدر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡكَرِيۡمِ اَمَّا بَعۡدُ

فَاَعُوۡذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وَاِذۡ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحۡدَى الطَّآئِفَتَيۡنِ اَنَّهَا لَـكُمۡ وَتَوَدُّوۡنَ اَنَّ غَيۡرَ ذَاتِ الشَّوۡكَةِ تَكُوۡنُ لَـكُمۡ

وَيُرِيۡدُ اللّٰهُ اَنۡ يُّحِقَّ الۡحَـقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقۡطَعَ دَابِرَ الۡـكٰفِرِيۡنَ(۷)

(۸۔سورہ الانفال ۔ آیت۔۷)--صدق الله العظیم

(ترجمہ انشاءاللہ ساتھ ساتھ بیان ہوگا)

آیئے اللہ رب العزت کا شکرادا کریں جس نے اپنی قدرتِ کاملہ سے،اپنی بخشش ورحمت سے آج ہمیں ایمان اوراحتساب کے ساتھ

----دن کے روزے رکھتے ہوئے،

------ہرممنوع شے سے بچتے ہوئے،

---------راتوں کوقیام کرتے ہوئے،

-----اللہ کی کتاب کے ایک ایک لفظ کو سمجھتے ہوئے اس سے خود اپنا احتساب کرتے ہوئے،عشرہ رحمت سے عشرہ مغفرت کے نصف تک رمضان المبارک کے نصف تک ۱۶ ویں خطاب تک لا پہنچایا ہے

کتنے ہی ہمارے محسن،عزیزواقارب ایسے ہیں جوگزشتہ سال تو ہمارے ہمسفر تھے اب اللہ کو پیارے ہو چکے،اُن کے لئے مغفرت کی دعاؤں کے ساتھ زندگی کی مہلت سے بھرپور فائدہ اٹھایئے،

ہرسال یہ دن بدر کی یاد تازہ کرتا ہے،یوم بدر کہلاتا ہے،آج ہم ہر سال کے مروجہ اسلوب سے

ہٹ کر یومِ بدر پر ہی انشاءاللہ گفتگو کریں گے، یہ اس عاجز کی، اس چراغ سحری کی عمر بھر کی کمائی ہے ، دو ریسرچ ورک ہیں جو آپ کے سامنے پیش کئے جارہے ہیں

۱- پہلا ریسرچ ورک، اطاعت اللہ، اطاعتِ رسول ﷺ اور اطاعتِ اولی الامر (جہاں قران وسنت سپریم لاءہو) اور (جہاں نہ ہو) اطاعتِ امیر کے حوالے سے۔ میرا ایمان ویقین ہے کہ جس دن یہ اطاعتیں زندہ ہوں گی اس دن امتِ مسلمہ پھر زندہ ہوگی، پھر امن کا پیغام بنے گی، پھر فارغ البالی کا نمونہ بنے گی، ساری کائنات کے لئے غربت کودُور کرنے والی، اسے امن دینے والی بنے گی۔

۲- دوسرا ریسرچ ورک، غزوہ بدر کے حوالے سے ہے، یہ کہنا کہ یہ اتفاق تھا مجھے اس سے شدید اختلاف ہے اور سالہا سال سے پورے عالمِ اسلام سے تحریر میں بھی تقریر میں بھی اور ٹیلیویژن کے ذریعے بھی منتیں کر رہا ہوں کہ اگر کہیں مجھ سے کوئی بھول ہوئی ہے تو میرے محسنو مجھے لکھو مجھے بتاؤ تا کہ موت سے پہلے پہلے میں توبہ کرلوں، اس عاجز کے قریب

اتفاق اور حادثہ کا لفظ قرآن وسنت کی اصطلاحات میں کہیں نہیں آتا، قرآن وسنت میں کچھ اتفاق نہیں ہے ہر شے امرِ رب ہے اذنِ رب ہے ہماری تخلیق سے پہلے سے طے شدہ ہے، ظاہر میں بیشک اتفاق کیوں نہ معلوم ہو، لہٰذا جو کچھ غزوہ بدر میں پیش آیا وہ پہلے سے طے شدہ تھا، اتفاق نہیں تھا،

جنگ کے حوالے سے ۲ بنیادی فوجی اصول ذہن نشین کر لیں، ایک اصول ہے جارحانہ نقل وحرکت، ایسے فوجی دستے بھیجتے رہنا جو دشمن کی نقل وحرکت، ارادوں پہ نظر رکھیں، دوسرا اصول ہے جارحانہ دفاع، آگے بڑھ کر دشمن کے حملہ کو روکنا

اب غزوہ بدر کے حوالے سے سمجھیں کہ آقائے نامدار ﷺ صرف جینے کا حق مانگ رہے تھے، ہم یہ حق مانگتے بھی ہیں ہم یہ حق دیتے بھی ہیں، اس حق کی خاطر ہی آٹھ مہمات غزوہ بدر سے پہلے پہلے روانہ کی گئیں اور یہ ساری Offensive petrolling تھی جس سے دیکھنا تھا کہ دشمن کیا کر رہا ہے؟ اور یہ financial blockade (مالی ناکہ بندی) تھا، اگر کوئی آپ کو تباہ کرنا چاہے تو آپ کو اس کے financial blockade (مالی ناکہ بندی) کا حق ہے، آج بھی بالکل یہی ہورہا ہے جو جس سے خائف ہے اس کا financial blockade کرتا ہے تا کہ وہ مالی طور پہ مضبوط نہ ہونے پائے، لہٰذا پہلی بات سمجھئے کہ غزوہ بدر کب ہوا؟

ہجرت مدینہ کے ڈیڑھ سال بعد غزوہ بدر ہوا، مالی پوزیشن کیا تھی؟ غار ثور سے چھپ کر آقائے نامدار ﷺ ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ نکلے تھے، ڈیڑھ سال بے سروسامانی میں آٹھ مہمات روانہ کی گئیں وہ صرف searching petrol تھیں یہ دیکھنے کے لئے کہ دشمن کیا کر رہا ہے، دشمن اپنے آپ کو build up کر رہا تھا، جینے کا حق آقائے نامدار ﷺ اور ان

کے ساتھیوں سے چھیننے کا سامان کر رہے تھے

غزوہ بدر کب ہوا؟ جبکہ ابوسفیان پچاس ہزار اشرفیوں کا سامان لے کر (اس وقت کافر تھے) مسلمانوں کو ہمیشہ
ہمیشہ کے لئے ختم کرنے کا منصوبہ بناتے ہوئے واپس لوٹ رہے تھے، ابوسفیان کے ساتھ چالیس یا پچاس محافظ تھے،

آقائے نامدار ﷺ نے مشورہ لینا شروع کیا، اُٹھ کر یکے بعد دیگرے صحابہؓ بولتے چلے گئے
،آقائے نامدار ﷺ مزید سوال کرتے گئے حتیٰ کہ سعد بن معاذؓ اُٹھے اور کہنے لگے کہ اللہ کے رسول ﷺ یوں لگتا ہے کہ آپ ﷺ انصار کی طرف سے کسی شے کے منتظر ہیں، اللہ کے رسول ﷺ غالباً آپ کے سامنے وہ معاہدہ ہے جو ہم نے آپ ﷺ سے کیا تھا کہ آپ ﷺ کا تحفظ کریں گے اور اب تو آپ ﷺ خود باہر نکل رہے ہیں ہم عرض کرنا چاہیں گے کہ ہم ایمان لا چکے، ہم آپ ﷺ کو رسول مان چکے، اب جو مال آپ ﷺ ہم سے لے لیں گے وہ اس مال سے کہیں ہمیں عزیز تر ہوگا جو آپ ﷺ ہمارے لئے چھوڑیں گے آپ ﷺ حکم دیں گے تو ہم سمندر میں کود پڑیں گے، آپ ﷺ کے ہر اشارے پر ہم کام کریں گے، آپ ﷺ جس سے چاہیں صلح کریں، جس سے چاہیں جنگ کریں،

اب سمجھنا یہ ہے ۳۱۳ صحابہؓ کے پاس کے پاس صرف چھ زریں اور آٹھ تلواریں کیوں تھیں؟؟؟
جنگیں بغیر اسلحہ کے تو نہیں لڑی جاتیں؟ کیا خریدنے کے لئے پیسے نہیں تھے؟ یا مدینہ منورہ میں تلواریں نہیں بنتی تھیں؟ جواب ہے یقیناً مال کی کمی نہیں تھی، چراگاہیں اور مویشی تھے وہ جو کرز بن جابر الفھری لے کر گیا تھا تو حیوانات تھے تب ہی تو لے کر گیا تھا، چراگاہیں تھیں ان ہی سے تو لے کر گیا۔ حارثہ بن نعمانؓ جنہوں نے نبی کریم ﷺ کو کئی گھر لے کر دیئے تھے صاحب دولت تھے، ایوب انصاریؓ میزبانِ رسول ﷺ وہاں موجود تھے اور یوں گنتے چلے جایئے ہمارے پاس ایک ایک کی جائداد کے اعداد و شمار کی تفصیلات محفوظ ہیں تو یقیناً ایک بات طے ہوگئی کہ پیسے کی کمی نہیں تھی،

کیا یہ ممکن ہے کہ مدینہ منورہ میں تلواریں نہ ہوں؟ نہیں میرے محسنو خباب بن ارتؓ مدینہ منورہ میں موجود تھے، لوہار تھے، تلواریں بناتے تھے، وہ نہ بھی ہوتے تب بھی اس سے تو کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ تلوار ہر شخص کا ذاتی اسلحہ ہوتا تھا صدیوں سے قبیلوں کی جنگیں ہو رہی تھیں تو پتہ چلا کہ تلواریں بھی تھیں اور پیسہ بھی تھا تلواریں خریدی بھی جا سکتی تھیں۔

تو پھر کیا (نعوذ باللہ) محمد ﷺ فنِ جنگ سے واقف نہیں تھے کہ ۳۱۳ نہتھوں کو لے کر نکل پڑے
؟ میرے محسنو کلمہ کفر ہے، استغفار کرو، آقائے نامدار ﷺ سے بہتر جس طرح سے کوئی رسول نہیں ہوا، قائد نہیں ہوا، سپہ سالار بھی نہیں ہوا، لہٰذا صحابہؓ سے مشورہ اب جو ہوا، ابوبکر صدیقؓ سے مشورہ ہوا، حضرت عمرؓ سے ہوا، حضرت مقدادؓ سے ہوا اور پھر سعد بن معاذؓ کی بات میں آپ کو سنا چکا ہوں جنہوں نے اٹھ کر جب فیصلہ کیا، اب آقائے نامدار ﷺ نے بنیادی بات

طے کی کہ لڑنا ہے، کیسے لڑنا ہے؟ کیوں لڑنا ہے؟ جواب ہے غزوہ بدر سے نبی کریم ﷺ نے قیامت تک کے لئے مسلمانوں کو تعلیم وتربیت دی تھی۔

اب فریقین کی افواج کے اعداد وشمار لے لیجئے۔ کفار ایک ہزار تھے۔ مومنین ۳۱۳ (تین اور ایک کی نسبت سے بھی کہیں زیادہ تھے۔ ۳۱۳ میں سے ساٹھ مہاجر تھے اور ۵۲ انصار، ۶۱ اوس اور ۱۷۰ خزرج کے۔ کفار کے پاس ۷۰۰ اونٹ تھے مومنین کے پاس ۷۰ اونٹ (۱۰ اور ایک کی نسبت)، کفار کے پاس ۱۰۰ گھوڑے صحابہؓ کے پاس دو گھوڑے (پچاس اور ایک کی نسبت)، کفار کے پاس ۶۰۰ زرہیں صحابہؓ کے پاس چھ زرہیں (سو اور ایک کی نسبت) کفار کے پاس وافر تلواریں صحابہؓ کے پاس آٹھ تلواریں (اور ان میں سے بھی کچھ ٹوٹی ہوئی تھیں)

اس جنگ کا نتیجہ کیا نکلا؟ (میں آپ کو الحمدللہ آیات پر لاتا ہوں) مسلمانوں کی طرف سے ۱۴ شہید ہوئے، چھ مہاجر اور آٹھ انصار۔ حق پر جب انسان ہوتا ہے اللہ کے لئے لڑتا ہے کم سے کم شہید ہوتا ہے الا کہ خود اپنے ہی غداری کریں، کفار کے ستر قیدی ہوئے اور ستر مارے گئے، اسے فرمان ربانی سے سمجھیں

اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ (۴۷۔سورہ محمد آیت ۷)

اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کریں گے۔ یعنی اگر تمہارا اعلان ہو

شہادت ہے مقصود ومطلوب مومن

نہ مال غنیمت --- نہ کشور کشائی

تو نصرت من جانب اللہ ملے گی،

آیئے ان آیات سے سمجھتے ہیں جن سے لوگوں کو غلط فہمی ہوئی کہ کیوں غلط فہمی ہوئی؟

وَاِذْ یَعِدُکُمُ اللّٰہُ اِحْدَی الطَّآئِفَتَیْنِ اَنَّھَا لَکُمْ --

اور جب اللہ تم سے وعدہ کررہے تھے کہ دو گروہوں میں سے ایک تمہارے لئے ہے (ایک ابوسفیان جو تجارتی قافلہ جن کے ساتھ چالیس یا پچاس محافظ تھے یہ قافلہ بچ کر نکل گیا، اور دوسرا جو ((ابوسفیان کے قاصد کی اطلاع پہ)) مکہ مکرمہ سے ایک ہزار کیل کانٹے سے لیس جمعیت کے بدر کے مقام پر پہنچا)

--وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ غَیْرَ ذَاتِ الشَّوْکَۃِ تَکُوْنُ لَکُمْ ---

اور تم یہ چاہتے تھے کہ غیر شوکت والا (غیر مسلح وہ جو چالیس پچاس محافظ والا قافلہ تھا) وہ تمہارے ہتھے لگ جائے (یہ چاہنا

کوئی جرم نہیں تھا، فطرتِ انسانی کی تعلیم دی جارہی ہے کہ جب لڑنے کا فیصلہ تمہیں کرنا ہوتو تم وہاں لڑو جہاں تمہیں فتح کا نسبتاً زیادہ یقین ہے اور جہاں تمہیں بہت بڑا مال مل رہا ہے، کوئی جرم نہیں تھا لیکن اللہ کی منشاء کیا تھی؟)

- وَيُرِيْدُ اللّٰهُ -

اور اللہ تو یہ چاہتے تھے،

-اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ -

کہ اللہ اپنی باتوں کو، اپنے حکم کو، اپنے امر کو حق کر دکھائیں،

- وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ(۷) -

اور کافروں کی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جڑ کاٹ دیں

- لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ(۸) -

تا کہ حق حق ثابت ہو جائے اور باطل باطل ثابت ہو جائے (یہی تو ابو جہل کہہ کر آیا تھا کہ اللہ یوم الفرقان کر دے اور اللہ نے یومِ فرقان کر دیا) کافروں کو کتنا بھی بُرا کیوں نہ لگے،

- اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ --

اور جب (اے محمد ﷺ اے صحابہؓ) جب آپ مانگ رہے تھے اپنے رب سے، پس قبول فرمایا تمہارے لئے تمہارے رب نے

- اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ(۹) -

یہ کہ میں تمہاری مدد کر رہا ہوں، پے در پے ہزار فرشتے آتے چلے جائیں گے

(اور پھر بتایا کہ ضرورت کیوں پیش آئی؟ امر کافی تھا)

- وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى -

اور اللہ نے یہ نہیں کیا سوائے اس کے کہ تمہیں خوش خبری ہو،

- وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ -

اور تمہارے دل اس سے اطمینان پکڑیں (حق تو یہ ہے)

- وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ -

اللہ کے علاوہ کسی سے نصرت نہیں ہے

(اللہ پر ایمان تو تب ہی آئے گا جب آپ وسائل و ذرائع پہ سے ایمان ہٹائیں گے)

-اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ (۸۔سورہ الانفال آیت ۷،۸،۹،۱۰) -(اور اگر نہیں سمجھ آ رہا تو تمہاری حکمت کی کمی ہے تم جان لو کہ) اللہ سب سے غالب ہیں قوت والے ہیں حکمت والے ہیں۔

رب نے کس طرح سے آسمانوں سے نصرت دی؟ دراصل اس جنگ میں ایک دفعہ یہ ثابت کرنا تھا کہ

کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسہ

مؤمن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

ایک دفعہ ثابت ہو گیا، اب پھر کبھی ایسا مقام نہیں آئے گا کہ تلواریں نہ ہوں۔ چیز تو ایک بار ہی ثابت کی جاتی ہے ،فرمایا کہ اس وقت کو یاد کرو کہ جب اللہ نے تم پر بارش برسائی، اللہ نے تمہیں اونگھ دے دی (نیند سے تھکاوٹ اترتی ہے، قوت بحال ہورتی ہے، تو ربِ رحیم نے ان ۳۱۳ جو مذکورہ طویل سفر کے بعد باری باری اُونٹ کی سواری اور پیدل چل کر یقیناً ذہنی ٹینشن میں تھے کہ نہ جانے کیا کیفیت پیش آئے گی، پہلا کرم تو رب نے یہ کیا کہ اونگھ دے کر قوت بحال فرمادی اور وہ قرآن میں نازل کردی۔ دوسرا کرم یہ کیا کہ آسمان سے بارش برسادی، یہ سمجھئے کہ اصل ریسرچ ورک کیا ہے؟ عقل و فکر، سعی و جہد، وسائل و ذرائع کا استعمال عین دین ہے، ان پر بھروسہ کفر ہے، کفار بھی استعمال کرتے ہیں لیکن کافروں کا اس پر بھروسہ ہوتا ہے ،اب اگر اُمتِ مسلمہ بھی ان پر بھروسہ کر کے ان کو استعمال کرے گی تو جس طرح ناکام ہے ایٹم بم اور ہائی ٹروجن بن بنا کر بھی ناکام رہے گی

کافر کی ہے پہچان --- کہ آفاق میں گم ہے

مؤمن کی یہ پہچان کہ گم اس میں ہیں آفاق

کفار نے عقل و فکر پہ بھروسہ کیا، پکی زمین پر قبضہ کرلیا اور کہا کہ مسلمانوں کے پاؤں پھسلیں گے اس ریت کے اندر مارنا آسان ہوگا اللہ نے بارش کردی وہ پکی زمین کیچڑ بن گئی تھی اور یہ ریت مضبوط ہوگئی!!! اگلا کرم کیا آسمانوں سے ہوا نال) تاکہ تمہیں پاک کردیا جائے (یہ نہائے دھوئے جسمانی طور پر بھی اور پاک ہوئے پہلے سے بہتر) اور تم سے شیطانی وسوسے دُور کر دیے جائیں (وسوسہ گر رحم ہوا) اور آپ کے دلوں کی [illegible] نہیں [illegible] دلوں کو مضبوط کر دیا جائے [illegible] کو مضبوط کر دیا

جائے اور پھر وہ وقت یاد رکھو جبکہ وحی کی تمہارے رب نے فرشتوں کی طرف کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تم ان کے قدم جماؤ۔

- سَاُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ کَفَرُوا الرُّعْبَ -

میں کافروں کے دلوں میں رعب ڈال دوں گا

آج کس کے دل میں کس کا رعب ہے؟ فیصلہ خود کیجئے

-فَاضْرِبُوْا - مارو، -فَوْقَ الْاَعْنَاقِ - ان کی گردنوں پر،

-وَاضْرِبُوْا مِنْھُمْ کُلَّ بَنَانٍ (۸سورہ الانفال آیت۔۱۲)

۔۔ایک ایک جوڑ کے اوپر (تم نہتھے آئے ہو ہم تمہیں نصرت دیں گے، اللہ نے نصرت دی، نتیجہ آپ کے سامنے آیا، آٹھ انعاماتِ ربانی پھر سے ذہنوں میں تازہ کر لیجئے)

۱---اللہ نے اونگھ دی،

۲---بارش دی، میدان کا نقشہ بدلا،

۳---(پاکیزگی کا سامان، وضو کا سامان) پانی دیا،

۴---شیطانی وسوسے کو روکنے کا سامان کیا،

۵---دل مضبوط کئے،

۶---کافروں کے دلوں میں رعب ڈالا،

۷--- پاؤں جما دیئے اور

۸---کافروں کی گردنیں کاٹنے کا حکم ہوا،

ریسرچ کیا ہوئی؟ یقیناً اللہ رب العزت کو تو تخلیق سے پہلے علم تھا۔ آقائے نامدار ﷺ کو اللہ نے سارے جہانوں سے زیادہ غیب کا علم دیا۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ نہتھے گئے تھے

میرے دوست یہ نہتھے نہیں گئے تھے یہ لے جائے گئے تھے، حالات اللہ پیدا کرتے ہیں، یہ نہیں تھا کہ تلواریں تھیں اور نبی کریم ﷺ نے نعوذ باللہ کہا ہو کہ گھروں میں چھوڑ کر آؤ ہم بغیر تلوار کے لڑیں گے

نہیں **بلکہ اللہ پاک انسان کی راہنمائی کے لئے حالات پیدا کرتے ہیں رب رحیم نے صحابہ کو صحابہ** بنانے کے لئے، شہدائے بدر کو شہدائے بدر بنانے کے لئے اور قیامت تک آنے والے مسلمانوں کو ذہن نشین کرانے کے

لئے کہ

مؤمن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

بتایا کہ

تمہیں جینے کا حق ہے، تمہیں اپنے جینے کے حق کے لئے سب کو ایک ہونا ہے، تم نے اطاعتِ اللہ، اطاعتِ رسول ﷺ کے بعد ان دو اطاعتوں کے اندر اندر اطاعتِ اولی الامر کرنی ہے اس سے باہر نہیں ہو سکتی۔ یہ ترتیب ربِ رحیم نے انسان کو بتائی ہے، مسلمان کو بتائی ہے کہ تمہیں رہنے کے لئے جینے کا حق لینا ہوگا اور

مسلمان نے ہمیشہ جینے کا حق دیا ہے، اسی لئے بتادیا گیا کہ دین میں کوئی زبردستی نہیں (۲ سورہ البقرہ آیت ۲۵۶) صرف تمہیں ایک ڈسپلن کے نیچے آ کر رہنا ہے، ملک کا قانون قرآن وسنت ہوگا، ذاتی قانون تمہارے اپنے مذہب کا ہوگا، حقیری رقم بطور جزیہ دو جس کے بدلے میں مؤمنین ڈاڑھیوں کے ساتھ تمہارے ممبروں پر، تمہارے گرجاؤں پر، تمہاری عبادت گاہوں پر پہرہ دیں گے، حفاظت کریں گے اور جہاں جہاں مسلمان گئے ہیں

دورِ صحابہؓ سے چلئے، جب تک قرآن وسنت دلیل رہا آپ کے سامنے یہ ترتیب رہی کہ عبادت گاہیں نہیں گرائی جاتی تھیں، نہ ہی مٹائی جاتی تھیں لوگ از خود مسلمانوں کے کردار سے متاثر ہو کر مسلمان ہوتے تھے تمہیں وہی کردار سازی کرنی ہے آج کا مسلمان اپنے اندر جھانکے اور سمجھے

ہوس چھپ چھپ کے سینوں میں بنالیتی ہے تصویریں

تمہارے سینے میں کہیں اقتدار کا بت تو نہیں، کہیں شہرت کا بت تو نہیں، کہیں امارت کا بت تو نہیں، جہاں جہاں جو جو بت ہیں انہیں توڑو گے تو

کلمہ حق بلند ہوگا، انہیں توڑو گے تو یومِ بدر زندہ ہوگا، انہیں توڑو گے تو تمہیں زندہ رہنے کا حق ہوگا، انہیں توڑو گے تو تمہاری جانیں، تمہارے مال، تمہاری صلاحیتیں، اللہ کی راہ میں صرف ہوں گی، تم امن کا پیغام بنو گے۔

اللہ کرے کہ یہ ریسرچ آپ کے ذہنوں میں اتنی رچ بس گئی ہو کہ آپ بقیہ زندگی میں کبھی اس سے ہٹ کر نہ سوچیں۔ ہاں اگر عاجز سے غلطی ہوئی ہے ایک بار پھر درخواست ہے کہ میری بھول کی نشاندہی فرمائیں انشاءاللہ آپ مجھے رجوع کرنے والوں میں پائیں گے، رجوع کرنے میں کبھی بخیل نہیں پائیں گے۔۔۔۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(اے ۲۰۰۲ء کی امت مسلمہ، تم میں سے ایک بہت بڑی اکثریت نے، کروڑوں نے اس عاجز کو ۱۹۹۲ء سے آج

تک اس عاجز کو مسلسل پڑھا، سنا، سراہا، لیکن نہ ہی قرآن وسنت کی ترجیحات کو اپنایا، نہ ہی وسائل وذرائع کی پرستش ترک کی

[illegible]

کیا اب بھی توبہ نہیں کروگے؟ قرآن وسنت کی ترجیحات کو، جماعتی نظم کو نہیں اپناؤ گے؟ اپنے آپ کو، والدین کو، اولادوں کو، ۲۰۰۰ء کی امت مسلمہ کی اکثریت کو جہنم کی راہوں سے نہیں بچاؤ گے؟